مسلمانو مسلمانو اے مصطفیٰ پیارے کے نام پر قربان ہونے والو اسی پیارے محبوب کی عزت کا صدقہ

ذرا اس مقدمہ کتاب مستطاب

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

١٣٢٤ھ

مسمّٰی بنام تاریخی

تمہید ایمان بآیات قرآن

١٣٢٦ھ

کو ملاحظہ کرو

جس میں صرف قرآن عظیم کی آیتوں کا بیان ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان کے معنی ہیں پیارے بھائیو اسکے دیکھے سے سچا حقیقی ایمان نظر آتا ہے مسلمان کا ایمان ترقی و نور و قوت پاتا ہے ایک نظر دیکھ تو دیکھو

ذرا اس

خلاصہ فوائد فتاویٰ

١٣٢٤ھ

پر نظر فرماؤ

مبارک فتوے کہ علمائے حرمین شریفین نے لکھے ان سب کی فہرست ہو تو دیکھو

یہ چند ورق کا خلاصہ ہے دیکھو کہ حق واضح ہو

مصنفہ اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خانصاحب

دیکھو اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں اپنی طرف بلاتے ہیں کیا جواب دیتے ہو

دامت برکاتہم

مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی

قیمت فی جلد ١٢؎

بار دوم ایک ہزار جلد

ایمان رکھتا ہو اُن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو
اُسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفا شریف و بزازیہ و درر و غرر و فتاوے خیریہ وغیرہا میں ہے،
اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کافر ومن شک فی عذابہ
وکفرہ کفر۔ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان
پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اُس کے معذّب یا کافر ہونے میں شک کرے
وہ بھی کافر ہے مجمع الانہر و در مختار میں ہے واللفظ لہ الکافر بسب نبی من الانبیاء
لا تقبل توبتہ مطلقا ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر جو کسی نبی کی شان میں
گستاخی کے سبب کافر ہوا اُسکی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اُس کے عذاب یا کفر میں
شک کرے خود کافر ہے۔ الحمد للہ یہ نفس مسئلہ کا وہ گرانبہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں
کے کفر پر اجماع تمام اُمت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر
ہے شرح فقہ اکبر میں ہے فی المواقف لا یکفر اھل القبلۃ الا فیما فیہ انکار
ما علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات اھ ولا یخفی
ان المراد بقول علمائنا لا یجوز تکفیر اھل القبلۃ بذنب لیس مجرد التوجہ
الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیہ الصلٰوۃ
والسلام غلط فی الوحی فان اللہ تعالیٰ ارسلہ الی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وبعضہم قالوا انہ الٰہ وان صلوا الی القبلۃ لیسوا بمؤمنین وھذا ھو المراد
بقولہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا و
اکل ذبیحتنا فذلک مسلم اھ مختصرا یعنی مواقف میں ہے کہ اہلِ قبلہ کو کافر
نہ کہا جائے گا مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے
حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علما جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث
اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اُس سے نرا قبلہ کو مونھ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں

ایضا لعدم دخوله فی مسمی الامة المشهود لها بالعصمة وان صلی الی القبلة
واعتقد نفسه مسلما لان الامة لیست عبارة عن المصلین الی القبلة
بل عن المؤمنین وهو کافر وان کان لا یدری انه کافر یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی
میں غالی ہو جسکے سبب اُسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اُسکی مخالفت موافقت کا
کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو اُمت کے لیے آئی ہی اور وہ امت
ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لیے
کہ اُمت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہی اور یہ شخص کافر ہے
اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے۔ رد المحتار میں ہے لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات
الاسلام وان کان من اهل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات کما فی
شرح التحریر یعنی ضروریاتِ اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے
اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الهمام
میں فرمایا کتب عقائد وفقہ واصول ان تصریحات سے مالامال ہیں رابعًا خود مسئلہ
بدیہی ہے کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ
کر لیتا ہو کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں
بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہی وذلك ان الکفر بعضه اخبث من بعض وجہ یہ کہ
بُت کو سجدہ علامت تکذیب خدا ہے اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں
ہو سکتی اور سجدے میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہو کہ محض تحیت و مجرا مقصود ہو نہ عبادت
اور محض تحیت فی نفسہ کفر نہیں ولہذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے گنہگار
ہوگا کافر نہ ہوگا امثال بُت میں شرع نے مطلقًا حکم کفر بربنائے شعار خاص کفّار رکھا ہے
بخلاف بدگوئی حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کہ فی نفسہ کفر ہے جسمیں کوئی

عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے غافل نہیں۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے عقبیٰ بیچکر دنیا خریدی تو نہ ان پر سے کبھی عذاب ہلکا ہو نہ ان کو مدد پہنچے۔ کلام الٰہی میں فرض کیجیے اگر ہزار باتیں ہوں تو اُن میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآن عظیم فرما رہا ہے کہ وہ اُن ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اُس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہی دنیا میں اُسکی رُسوائی ہوگی اور آخرت میں اُسپر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنے ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائیگا نہ کہ ۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآن عظیم خود صریح کفر ہے خامساً اصل بات یہ ہی کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا افترا اُٹھایا اُنھوں نے ہرگز کہیں ایسا نہ فرمایا بلکہ انھوں نے بخصلت یہود یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ یہودی بات کو اُس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنا لیا فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے ۹۹ باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے حاشا اللہ بلکہ تمام اُمت کا اجماع ہے کہ جس میں ننانوے ۹۹ ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے ننانوے ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب پڑ جائے سب پیشاب ہو جائیگا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے ۹۹ قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب ڈال دو سب طیّب طاہر ہو جائیگا حاشا کہ فقہا تو فقہا کوئی ادنے تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سَو پہلو نکل سکیں اُن میں ننانوے ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جبتک ثابت نہ ہو جائے کہ اُس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اُسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اُس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اُسکی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اُسے فائدہ نہ ہوگا وہ عند اللہ کافر ہی ہوگا۔ اسکی مثال

فلان اعلم منه صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فقد عابہ فحکمہ حکم الساب نسیم الریاض (۲۰) جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علوم غیب اسے الہام سے ملے اُن میں ظاہرًا باطنًا کسی طرح کسی رسول انس وملک کی وساطت وتبعیت نہیں اللہ تعالی نے بلا واسطۂ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا یہ بھی کفر ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (۲۱) عمرو کو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعًا یا عینًا یا الہامًا بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے یہ احتمال خالص اسلام ہے تو محققین فقہا اُس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ اگرچہ اُسکی بات کے کئیں پہلوؤں میں مبیّن کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہو احتیاط وتحسین ظن کے سبب اُس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جبتک ثابت نہ ہو کہ اُس نے کوئی پہلوی تکفیر ہی مراد لیا۔ نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیب خدا یا تنقیص شانِ سید انبیا علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا میں صاف صریح ناقابل تاویل وتوجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اُسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام ماننا ہوگا اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے ابھی شفا و بزازیہ ودرر وبحر ونہر وفتاوی خیریہ ومجمع الانہر ودر مختار وغیرہا کتب معتمدہ سے سُن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور جو اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر بیہودی منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور اُن کے کلام میں تبدیل وتحریف کرتے ہیں وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ شرح فقہ اکبر میں ہے قد ذکروا ان المسألۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لھا تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی فتاوے خلاصہ وجامع الفصولین ومحیط وفتاوے عالمگیریہ وغیرہا میں ہے اذا کانت فی المسألۃ وجوہ

نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا ایسی تاویل کی طرف التفات
نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائیگی۔ فتاوے خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوے
ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ
من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول
یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا
یہ تاویل نہ سُنی جائیگی فاحفظ مکر چہارم انکار یعنی جس نے اُن بدگویوں کی کتابیں
نہ دیکھیں اُسکے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ اُن لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور
جو اُنکی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھا دیتا ہے اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر موہنہ بنا کر چلدیے
یا آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر بکمال بیحیائی صاف کہدیا کہ آپ معقول بھی کر دیجیے تو میں وہی
کہے جاؤنگا۔ اور بیچارہ بے علم ہوا تو اُس سے کہدیا اِن عبارتوں کا یہ مطلب نہیں۔ اور
آخر ہی کیا۔ یہ دربطن قائل۔ اسکے جواب کو وہی آیت کریمہ کافی ہے کہ یحلفون باللہ
ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم خدا کی قسم کھاتے
ہیں کہ اُنھوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوکے
پیچھے کافر ہوگئے ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں ✤ اُن لوگوں کی وہ کتابیں جن میں
یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے اُنھوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور
اُن میں بعض دو دو بار چھپیں مدتہا مدت سے علمائے اہل سنت نے اُنکے رد چھاپے
مواخذے کیے وہ فتوے جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور
جسکی اصل مہری دستخطی اسوقت تک محفوظ ہے اور اُسکے فوٹو بھی لیے گئے جن میں سے ایک
فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانیکے لیے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ
طیبہ میں بھی موجود ہے یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتوے اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر
شنہ ۱۳۰۸ ہجری میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے

شائع ہو چکا پھر سنہ ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا پھر سنہ ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ
عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اُس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ
سنہ ۱۳۲۲ھ میں مرا اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوے میرا نہیں حالانکہ خود
چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوے کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے
اہل سنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہی نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر
التفات نہ کیا۔ زید سے اُسکا ایک مُہری فتوے اُسکی زندگی و تندرستی میں علانیہ
نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اُسکی اشاعت ہوتی رہے
لوگ اُسکا رد چھاپا کریں زید کو اُسکی بنا پر کافر بتایا کریں نہ زید اسکے بعد پندرہ ۱۵ برس جیے
اور یہ سب کچھ دیکھے سُنے اور اُس فتوے کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلا شائع
نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہانتک کہ دم نکل جائے کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہی کہ
اس نسبت سے اُسے انکار تھا یا اُسکا مطلب کچھ اور تھا۔ اور اُن میں کے جو زندہ ہیں آج
کے دم تک ساکت ہیں نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا
اور مطلب گڑھ سکتے ہیں سنہ ۱۳۲۰ھ میں اُنکے ان تمام کفریات کا مجموعہ یکجائی رد شائع ہوا پھر
ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات انھیں کے سرغنہ کے پاس
لے گئے۔ سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بجد پیدا ہوئی دیکھنے والوں سے اُسکی کیفیت پوچھیے
مگر اُس وقت بھی نہ اُن تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی

بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل

ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کر دیجیے تو وہی سکھے جاؤنگا۔ وہ
سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر
سرغنہ و اتباع سب کے ہاتھ میں دیدیا گیا اسے بھی چوتھا سال ہی صدائے برنخاست ان
تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہدیجیے کہ اللہ و رسول کو

یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے یہ سب بناوٹ ہی اسکا علاج کیا ہوسکتا ہے
اللہ تعالیٰ حیا دے مگر پنجسم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی کسی طرف مفر نظر نہیں آتی
اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ عزوجل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں جو گالیاں دیں اُن سے باز آئیں جیسے گالیاں
چھاپیں اُن سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے
ہیں اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانیة بالعلانیة
جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ رواہ الامام احمد فی
الزهد والطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ
تعالی عنه بسند حسن جید اور بمفحوائے کریمہ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَهَا
عِوَجًا راہِ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے اُنپر اندھیری
ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلِ سنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی
بات پر کافر کہدیتے ہیں اِن کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں اسمٰعیل دہلوی
کو کافر کہدیا مولوی اسحٰق صاحب کو کہدیا مولوی عبد الحی صاحب کو کہدیا پھر جنکی حیا اور
بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کو کہدیا شاہ
ولی اللہ صاحب کو کہدیا حاجی امداد اللہ صاحب کو کہدیا مولٰنا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو
کہدیا پھر جو پورے ہی حدِ حیا سے اونچے گزر گئے وہ یہانتک بڑھتے ہیں کہ عیاذ اللہ عیاذ باللہ
حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہدیا غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اُس
کے سامنے اُسی کا نام لے دیا کہ انھوں نے اُسے کافر کہدیا یہانتک کہ ان میں گے بعض
بزرگواروں نے مولٰنا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم مغفور سے جا کر خبر دی کہ
معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ کو کافر کہدیا۔
مولٰنا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے اُنھوں نے آیہ کریمہ اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ

قُل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین ٥ لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو۔ اس سے
زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالیٰ ہم اُنکی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر
اُن کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری وہ بھی
چھپا ہوا۔ وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا۔ جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہل سنت پر رکھا
اُن میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے
اہل سنت نے اسکے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کیے اور شائع فرمائے باایں ہمہ
اولاً سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھیے کہ بار اوّل ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی
میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اُس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر
ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے
وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ
وفیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتوے ہوا اور اسی پر فتوے ہے اور یہی ہمارا
مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ثانیاً الکوکبۃ الشہابیہ
فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھیے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اُسکے متبعین ہی کے رد میں تصنیف
ہوا اور بار اوّل شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا جس میں نصوص
جلیلہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصریحات ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتمدہ اُس پر
ستر وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا صفحہ ۶۲ ہمارے نزدیک مقام
احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کف لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار و
مناسب واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم ثالثاً سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ دیکھیے
کہ صفر ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد چھپا اُس میں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اُس کے متبعین پر بوجوہ
قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دیکر صفحہ ۲۱ و ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ
کی بیشمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے

بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں باایںہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی وہ ابتک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جبتک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے اھ مختصرا رابعاً ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھیے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ میں عظیم آباد چھپا اُس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اُسے کافر نہیں کہتے خامساً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجیے یہی دشنامی لوگ جنکے کفر پر اب فتوے دیا ہے جبتک انکی صریح دشناموں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاشَ للہ حاشَ للہ ہزار ہزار بار حاشَ للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ اُن کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اہل لاالہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جبتک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلےٰ مسلمانو مسلمانو تمہیں اپنا دین و ایمان اور روز قیامت و حضور بارگاہ رحمٰن یاد دلاکر استفسار ہے کہ جس بندہ خدا کی دربارہ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اُس پر تکفیر تکفیر کا افترا کتنی بےحیائی کیسا ظلم کتنی گھنونی ناپاک بات۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے قطعاً حق فرماتے ہیں اذا لم تستحی فاصنع ما شئت جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر ع بے حیا باش وانچہ خواہی کن

مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیش نظر ہیں جنھیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو اُنیس سال ہوئے اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی سنہ ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب کہ المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ ورسول کے خوف کو سامنے رکھکر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط اُن مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جبتک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے اُن کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو اِن کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیکر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہی جبتک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جبتک انکی ان دشناموں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھتر وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دیکر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا جب کیا اُن سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوگئی جب اُن سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی۔ حاش للہ مسلمانوں کا علاقہ محبت وعداوت صرف محبت وعداوت خدا ورسول ہی جبتک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی یا اللہ ورسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سُنی تھی اُسوقت تک کلمہ گوئی کا

ل جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جناب میں انکی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سُنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک و قیام میں شریک اہل اسلام ہوتے ۱۲ کاتب عفی عنہ

ے جیسے گنگوہی صاحب، انبہٹی صاحب کہ انکے اتنے قول کی نسبت میرٹھ سے سوال آیا تھا کہ خدا جھوٹا ہو سکتا ہے اُسکے بعد معلوم ہوا کہ شیطان کا علم رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں۔ پھر گنگوہی صاحب کا وہ فتوی کہ خدا جھوٹا ہی ہو چکا ہے جھوٹا کہنے والے مسلمان سُنی صالح ہیں جب چھپا ہوا نظر سے گزرا کمال احتیاط یہ کہ دوسروں کا چھپوایا ہوا تھا

پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا حتی کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً اُن کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہی رب العلمین و سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ و علیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ من شك فی عذابه وکفرہ فقد کفر جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضرور تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝

تمھارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ کہدو کہ آیا حق اور مٹا باطل باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا اور فرماتا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ج قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج دین میں کچھ جبر نہیں حق راہ صاف جدا ہو گئی ہے گمراہی سے یہاں چار مرحلے تھے (۱) جو کچھ ان دشناميوں نے لکھا چھاپا ضرور وہ اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی توہین و دشنام تھا (۲) اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے (۳) جو انھیں کافر نہ کہے جو اُن کا پاس لحاظ رکھے جو اُنکی اُستادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی اُنھیں میں سے ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴) اُس پر وہ تیقن نہ کیا جسکی بنا پر تکفیر ہو جب وہ اصلی فتوے گنگوہی صاحب کا مُہری دستخطی خود آنکھ سے دیکھا اور بار بار چھپنے پر بھی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا تو اُس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا یونہیں قادیانی دجال کی کتابیں جبتک آپ نہ دیکھیں اُسکی تکفیر پر جزم نہ کیا جبتک صرف مہدی یا مثیل مسیح بننے کی خبر سُنی تھی جس نے دریافت کیا اتنا ہی کہا کہ کوئی مجنون معلوم ہوتا ہے پھر جب امرتسر سے ایک فتوے اُسکی تکفیر کا آیا جس میں اُسکی کفریہ عبارتیں بحوالہ صفحات منقول تھیں اُس پر بھی اتنا لکھا کہ اگر یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو وہ یقیناً کافر ہے دیکھو رسالہ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب صفحہ ۱۸ ہاں جب اُسکی کتابیں بچشم خود دیکھیں اُسکے کافر مرتد ہونے کا قطعی حکم دیا ۱۲ کاتب عفی عنہ

انھیں کی طرح کافر ہے قیامت میں اُن کے ساتھ ایک رسّی میں باندھا جائیگا (۴)
جو عذر و مکر جہّال و ضُلّال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و ناروا و پادر ہوا ہیں۔ یہ چاروں
بحمداللہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ واضح و روشن ہوگئے جن کے ثبوت قرآن عظیم ہی کی آیاتِ کریمہ
نے دیے۔ اب ایک پہلو پر جنّت و سعادت سرمدی دوسری طرف شقاوت و جہنم ابدی ہی
جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمّد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا
دامن چھوڑکر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائیگا باقی ہدایت رب العزۃ کے اختیار
ہے بات بحمداللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے
عوام بھائیوں کو مُہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے مُہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے
زائد کہاں کی ہونگی جہاں سے دین آغاز ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دَور دورہ
نہ ہوگا لہٰذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے
کرام و مفتیان عظام کے حضور فتوے پیش ہوا جس خوبی و خوش اسلوبی و جوش دینی سے
اُن عمائدِ اسلام نے تصدیقیں فرمائیں بحمداللہ تعالیٰ کتاب مستطاب حُسام الحرمین علی منحر الکفر
والمین میں گرامی بھائیوں کے پیشِ نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اُردو میں اُس کا ترجمہ
مبیّن احکام و تصدیقات اعلام جلوہ گر الٰہی اسلامی بھائیوں کو قبولِ حق کی توفیق
عطا فرما اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمرو کی حمایت سے
بچا صدقہ محمّد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ آمین آمین آمین

والحمد لله رب العلمين وافضل الصلاة
واكمل السلام على
سيدنا محمد واله وصحبه وحزبه اجمعين آمين

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی لَاسِیَّمَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالۡمُصۡطَفٰی وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اولی الصِّدۡقِ وَالصَّفَا مسلمانو کتاب مُستطاب حسام الحرمین علمائی حرمین محترمین کا ایک مبارک فتوے ہی جس نے اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو اُن کا سچا ایمان دکھایا ہی اس مبارک فتوے نے اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بدگویوں پر حجتِ الٰہیہ تمام کردی فیضِ رحمٰن و فضلِ قرآن سے جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ کی سچی خبر دی تمہارے معبود عظیم جل جلالہ کے پاک گھر سے آیا پیارے رسول کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے شہرِ اطہر سے آیا دیکھو تمہارا رب عزوجل کیا فرماتا اور کیونکر بات سُننے اور حق تسلیم کرنیکی طرف بلاتا ہی فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۙ الَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝ خوشخبری سُنا میرے بندوں کو جو کان لگا کر بات سُنیں پھر اُس میں سب سے بہتر کی پیروی کریں اُنھیں کو اللہ نے ہدایت کی اور وہی عقل والے ہیں۔ بھائیو اس آیت کریمہ میں تمہارا رب اچھی بات سُننے اور ماننے والوں کو بشارت دیتا

گلبن چہارم۔ اُن تمام دشنامیوں کی نسبت

علمائے حرمین شریفین نے عام احکام کیا کیا فرمائے

حرمین شریفین — اُن اقوال کے قائلین بدعتی کفریہ والے۔ اشقیا۔ اُن کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے۔ اسلام کے نام کو پردہ بنائے ہیں۔ یہ سب کے سب مرتد ہیں۔ باجماعِ اُمت اسلام سے خارج ہیں۔ مکہ معظمہ — بیدینی و بدمذہبی کے خبیث سردار۔ ہر خبیث اور مفسد اور ہر مجرم سے بدتر۔ فاجر۔ جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں۔ اہل کفر ہیں۔ ملحد ہیں۔ جو ان اقوال کا معتقد ہو کافر ہے گمراہ ہے۔ دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے نکل گیا جیسے تیر نشانے سے مسلمانوں کے تمام علما کے نزدیک۔ اے امام تم پر سلام بیشک گمراہی کے وہ پیشوا جنکا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا۔ تم نے اُنکے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے۔ اُن کا جو حال تم نے بیان کیا اُسپر وہ کافر دین سے باہر ہیں۔ کذاب بددین زیاں کار گمراہ ستمگار کفار ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی یہ دوزخ کے کُتّے یہ شیطان کے گروہ کافر ہیں اُن کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں نہ شک کی مجال۔ اُن میں کوئی دین متین کو پھینکے کوئی ضروریاتِ دین کا انکار کرے۔ اسلام میں اُن کا نام نشان کچھ نہ رہا۔ یہ گمراہانِ گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج۔ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں۔ دین محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ جاہلوں کو دھوکے دیتے ہیں۔ کافروں کے رازدار ہیں۔ دین کے دشمن ہیں۔ ان باتوں سے اُنکا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ گمراہ کافر ہیں۔ کافران گمراہ گر ہیں۔ بطلان والے سخت جھوٹے مفتری ظالم ہیں۔ اُن سے بڑھکر ظالم کون۔ اللہ کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔ اپنی خواہش کو خدا بنا لیا۔ اُن کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اُسپر حملہ کرے تو زبان نکالکر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ توبہ سے محروم ہیں جبتک اپنی

۱ ص صفحہ ۹
۲ ص صفحہ ۱۱۳
۳ تقریظ اول شیخ العلما صفحہ ۱۱۵
۴ تقریظ شیخ
۵ تقریظ مفتی الائمہ صفحہ ۱۱۹ و ۱۲۱
حنفیہ صفحہ ۱۲۳ و ۱۲۵
۶ تقریظ مولانا علی کمال صفحہ ۱۲۷
۷ تقریظ حضرت محافظ کتب الحرم صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۳
۸ تقریظ حضرت سید مرزوقی ابو الفتوح صفحہ ۱۳۹ و ۱۴۱

بدمذہبی نہ چھوڑیں۔ اُن کا نہ روزہ قبول نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ کوئی فرض نہ نفل۔ اسلام سے
نکل گئے جیسے بال آٹے سے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن سے بیزار ہیں۔ یہ
باطل والے کافر ہیں۔ کجرو۔ گمراہ۔ گمراہ گر۔ دین سے باہر ہیں۔ اپنی سرکشی میں اندھے
ہو رہے ہیں۔ اہلِ بطلان اہلِ فساد۔ کھلے کافر ان گمراہ گر ہیں مضل۔ ملحد گمراہ گر ہیں گمراہی
اور کھلے کفر والے اُن میں کوئی وہ ہے جس نے خود رب العلمین کی شان میں کلام کیا۔ کوئی
وہ جس نے رسولوں کو عیب لگایا۔ اُن کے اقوال اُن کا کفر واجب کر رہے ہیں۔ وہ سزاوار
عذاب ہیں بلکہ وہ کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ کمینے۔ فاجر۔ بدبخت۔ مضل۔ مرتد۔ سخت
رسوائی کے مستحق کھلے کفر والے ہیں۔ بیدین۔ کافر۔ بطلان والے شیطان۔ عقلا میں رسوا
اُن کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن۔ وہ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی
انھیں بہرا کر دیا۔ اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ وہ دین سے بالکل نکل گئے۔ اُن کو دنیا میں
رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے کوئی شک نہیں کہ وہ کفر صریح کی بیچ والے ہیں۔ دین
سے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے۔ حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار ہیں
سرکش۔ کافر۔ دین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخالف ہیں۔ مفسد۔ مرتد انھوں
نے چاہا تھا کہ اپنے موہنہ سے اللہ کا نور بجھا دیں۔ انھیں اللہ نے گمراہ کیا اُن کے کانوں
اور دلوں پر مہر لگا دی۔ اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ انھیں کون راہ
دکھائے خدا کے بعد۔ خدا کی قسم وہ بیشک کافر ہو گئے۔ دین سے نکل گئے وہ وہ ہیں
جن پر خدا نے لعنت کی۔ اور کان بہرے کر دیئے۔ اور آنکھیں اندھی۔ بے دین۔ کافر
فاجر۔ وہابی۔ ملحد متمرد۔ دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں۔ اُن پر کفر کا حکم ہے۔ سرکش۔ بدمذہب
مفسد۔ گمراہ۔ طاعت سے نکلے ہوئے۔ دہریے۔ دین سے خارج۔ سو کافروں سے
دین میں اُنکی مضرت سخت تر۔ عالموں فقیروں نیکوں کی وضع بنتے ہیں۔ اور باطن ان خباثتوں
سے بھرا ہوا۔ انھیں اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں

کفا ہیں۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ بدمذہب۔ کافر گمراہ۔ سرداران
کفر و بدمذہبی و گمراہی۔ وہ زیاں کاری میں پڑے۔ قیامت تک اُن پر وبال ہے۔ بیدین
ہیں۔ مرتد۔ دین سے نکل گئے جیسے آٹے سے بال۔ بدکار۔ کافر۔ ملعون ہیں خبیثوں کی
لڑی میں بندھے ہوئے۔ مرتد۔ گمراہ۔ گمراہ گر۔ دین سے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے
کوئی عقل والا ان کے مرتد گمراہ خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔ اہل کجی۔ کافر
گھنونی گندگیوں میں لتھڑے۔ کفری نجاستوں میں بھرے۔ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ۔
ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل۔ خدا نے انھیں ذلیل کیا۔ اُن کا ٹھکانا ٹھیک جہنم۔

مدینہ طیبہ

وہ دین سے نکل گئے۔ گمراہ۔ زندیق۔ بیدین۔ بدبخت۔ خارج از دین۔ کافر
وہابی۔ الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں۔ اُن پر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی وہ زمین
میں فساد پھیلانے والے ہیں۔ اوندھے جاتے ہیں۔ بُری بدمذہبی والے انھوں نے
شانِ الٰہی کو ہلکا جانا۔ رسالت عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا۔ بندوں اور شہروں
اور ذہنوں کو تکلیف دینے والے شیطان۔ کجی والے۔ مرتد۔ فساد اور شامت پھیلانے والے
ملحد۔ زندیق۔ بدمذہب۔ گمراہ۔ صواب سے الگ جانے والے۔ زہر دیے ہوئے
کجی والے۔ کافر۔ گمراہ۔ کجرو۔ بیدین ہیں۔ انھوں نے خود اللہ و رسول پر زیادتی کی
چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا۔ بڑے
بُرا مانیں کافر۔ یہ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی۔ یہ اپنی خواہشِ نفسانی کے
پیچھے ہیں اللہ نے انھیں حق سے بہرا کر دیا۔ ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ شیطان نے انکی نظروں
میں ان کے کام اچھے کر دکھائے تو انھیں راہِ حق سے روک دیا کہ ہدایت نہیں پاتے اور
اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے۔ جن کے یہ اقوال ہوں وہ اس آیۂ کریمہ
کے سزاوار ہیں کہ اے نبی ان سے فرما دے کیا اللہ اور اُسکی آیتوں اور اُس کے رسول کے
ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد شیطان نے اپنی